بسم اللہ الرحمن الرحیم نمبر ۵۲۵۴

انی مہین من اراد اھانتک و عاصم من یعتصم بک یا محمود

روزنامہ

# الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱؎

سلد ۲۴ ماہ تبوک ھ ش ۱۳۲۶ | ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۸


## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ معمور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

## پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

۱۰ سے ۱۲ ستمبر کی تاریخوں میں سر ظفر اللہ خان نے اپنے دورہ کیا ہے۔ کہ اگر پاکستان کے مشن کے ذریعہ سے بھی نہ ستان کو بطور خود کوئی تدبیر نے کے لئے کرنی پڑے گی۔ دنی کی تاریں بتایا گیا ہے۔ نے واشنگٹن پوسٹ سنگھ نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان اپنے غلط رویہ پر اسی طرح ں کا نتیجہ پاکستان اور ہندوستان جنگ کی صورت میں ظاہر ندھی بھی سوچ کر بات کرنے ں۔ اور سر ظفر اللہ بھی ماپ تول نے کے عادی ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ دونوں کی طرف ایک ں ایجنسیوں نے وہ بات ہے۔ جس پر یقین کرنا مشکل ہے ں کی تقریر کا خلاصہ تو یہ ہے۔ کے لوگ بھی پاگل ہو گئے ں کے لوگ بھی پاگل ہو گئے نہیں اصلاح کی طرف توجہ دلاتا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے۔ کہ اگر ے لوگوں نے اصلاح نہ کی۔ تو پھر ہندوستان کے درمیان منافرت نے کی۔ اگر دونوں پاگل ہیں۔ تو تشر اصلاح کی گاندھی جی نے کیوں تجویز پیش کی۔ ہندوستان جو ان کا اپنا وطن ہے۔ اور جس کی باگ ڈور ان کے شاگردوں کے ہاتھ میں ہے اسے کیوں نصیحت نہ کی۔ اسی طرح ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ سر ظفر اللہ نے یہ بات کس طرح کہی۔ کہ اگر U.N.O. نے توجہ نہ کی۔ تو پاکستان کو یہ معاملہ خود اپنے ہاتھوں طے کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کے اعلان حکومتوں کے وزراء اعظم کیا کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ گاندھی جی نے وہ بات کہی۔ اور نہ سر ظفر اللہ نے یہ بات کہی۔ یہ صرف ان خبر رساں ایجنسیوں کی دماغی اختراع ہے۔ جنہوں نے یہ خبریں بھجوائی ہیں۔ گاندھی جی لاکھ ہندو پرور ہوں۔ ہندوانی عینک سے دیکھنے کے عادی ہوں۔ پھر بھی وہ عقل مند آدمی ہیں۔ اور وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ قصور تو دونوں کا ہے۔ لیکن پاکستان نے اصلاح نہ کی تو جنگ ہو جائے گی۔ نہ سر ظفر اللہ U.N.O. میں معاملہ پیش کرنے سے پہلے ایسی دھمکی دے سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسے نازک دور میں خبر رساں ایجنسیوں کو بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے ؛

## امن قائم کرنے کے ذرائع

نئی دہلی میں ۱۹، ۲۰ ستمبر کو دو دن انڈین یونین اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس ہوئی ہے۔ بظاہر یہ نہایت مستحسن قدم ہے۔ جو دونوں حکومتوں نے موجودہ حالات کے متعلق اٹھایا ہے۔ اس میں دونوں حکومتوں نے اس اصول کی پر زور تائید کی ہے۔ کہ ملک میں فوری طور پر ایسے حالات پیدا کئے جانے کے لئے کوشش کی جائے کہ جس سے یہ دونوں آبادیوں میں اقلیتیں بے خوف و ہراس زندگی بسر کر سکیں۔ دونو حکومتیں اس امر پر بالکل متحد اور متفق ہیں کہ نہ صرف اخلاقاً امن قائم کرنا ضروری ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ باہمی چپقلش دونوں کے لئے تباہی کا باعث ہوگی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دونوں حکومتوں کے ارادے بہت نیک ہیں۔ اور اگر نیک نیتی سے ان اصولوں پر عمل کیا جائے۔ تو چند دنوں میں صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ دونوں حکومتیں اس معاملہ کو نہایت اہم سمجھ کر سب سے پہلے کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گی۔ کیونکہ اس وقت تک کوئی تعمیری کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ عوام امن سے رہنے سہنے لگے ہیں۔ اگر ملک میں بد امنی پھیل رہی ہو۔ اور لوگ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مصروف ہوں جائدادیں تباہ ہو رہی ہوں۔ ہر طرف بھاگڑ مچی ہو۔ تو کسی دوسرے کام کی طرف کس طرح توجہ ہو سکتی ہے۔ اس وقت دونوں نو آبادیوں کی تمام طاقتیں اور قوتیں ایسے کاموں میں صرف ہو رہی ہیں۔ کہ جن سے سوائے نقصان کے اور کچھ برآمد نہیں ہو سکتا۔

پہلے ہی ملک ہر طرح سے نہایت کمزور اور قحط زدہ ہو رہا تھا۔ جنگ عظیم نے دوسرے ممالک کے ساتھ ہندوستان کا بھی کچومر نکال دیا ہے۔ ابھی جنگ سے پہلے کے حالات کی بحالی کا خواب و خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اشیائے خوردنی اور دیگر روزمرہ کی ضروریات کے حصول میں کچھ بھی آسانی پیدا نہیں ہوئی تھی کہ بیٹھے بٹھائے لوگوں پر فسادات اور بدامنی کی ایسی مصیبت آ پڑی۔ کہ نہ کسی ملک کی تاریخ میں اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ اور نہ شائد آئندہ مل سکے گی۔ کروڑوں ہندو مسلم اور سکھ پناہ گزین کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ تاجر۔ کاشتکار صنعت و حرفت کے ماہرین۔ مزدور۔ ملازمت پیشہ لوگ جو کسی ملک کا سرمایہ ناز ہو سکتے ہیں اور جن کے بل پر قومیں کھڑی رہتی ہیں۔ اب نہ صرف محض بیکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ بلکہ ملک کے ذخیروں پر بار ہو رہے ہیں۔ ذرا اندازہ لگانا چاہیئے کہ اس ایک مصیبت کی وجہ سے دونوں آبادیوں کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ جو جائدادیں تباہ ہو گئیں ہیں۔ ان کی قیمت کا اندازہ اعداد و شمار سے باہر ہے۔ پھر تمام کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے کتنا سرمایہ ضائع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں پناہ گزینوں پر جو خرچ اٹھ رہا ہے۔ وہ کس قدر ہے۔ کروڑوں روپوں کا تو صرف پٹرول ہی چل جاتا ہوگا۔ جو ان موٹروں اور لاریوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ جو لوگوں کو ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لے جا رہی ہیں۔ پھر پولیس اور فوج کے خرچ کا حساب لگائیے۔ لاشوں کے سڑنے اور پناہ گزینوں کی بھرمار کی وجہ سے ملک کی ہوا بالکل مسموم


مدیر و ناشر و مہتمم تصحیح بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لیلیٰ طبع کرا کر دفتر ہائل بلڈنگ جودھامل روڈ سے شائع کیا

لینے کے ناقابل ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں اور دواؤں میں غیر معمولی خرچ ہو رہا ہے۔ الغرض اس فتنہ و فساد کی وجہ سے ملک و قوم کو جو نقصان ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ شمار و حساب سے باہر ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر یہ حالات کچھ عرصہ اور جاری رہے۔ تو ملک کی مکمل تباہی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے گا۔ اس لئے دونوں نو آبادیوں کے کرتا دھرتا لوگوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے کام کریں تاکہ ملک تباہی سے کسی حد تک بچ جائے۔ جو تباہی آج تک ہو چکی ہے۔ اس کی تلافی کے لئے بھی سالہا سال درکار ہیں۔ اور سنبھلنے کے لئے نہایت محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔

کانفرنس سے مطلب اگر صرف کانفرنس ہے۔ اور دونوں نو آبادیوں کی حکومتیں لوگوں کو صرف اتنا ہی دکھانا چاہتی ہیں۔ کہ وہ ان کے لئے بڑا کام کر رہی ہیں۔ تو یہ تضیع اوقات کے علاوہ خطرناک بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح سادہ دل لوگ امن کے خیالی بہشت میں مگن ہو جاتے ہیں۔ اور چالاک غنڈے ان کو اپنا شکار بنا لیتے ہیں۔ دونوں حکومتوں کے حکام اعلیٰ کو چاہیئے۔ کہ وہ کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حقیقی مؤثر اقدام کریں۔ ہم اس کے لئے چند تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اول یہ کہ تبادلۂ آبادی کے خیال کو قطعاً سر سے نکال دیا جائے۔ اور جیسا کہ گاندھی جی اور مسٹر اچاریہ کرپلانی کی بھی رائے ہے۔ اس ذمہ واری کو پوری طرح محسوس کیا جائے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان میں تبادلۂ آبادی موجودہ حالات میں ناممکن ہے۔ اور دونوں کے لئے سخت مصائب کا باعث ہے۔

دوئم۔ جو اقلیتوں کے لوگ مختلف کیمپوں میں پڑے ہیں انہیں اپنے اپنے علاقہ میں اس طرح دوبارہ آباد کیا جائے۔ کہ اقلیتوں کی مختلف مؤثر پاکٹیں بن جائیں۔ اور ان کو مسلح رہنے دیا جائے۔ تاکہ اکثریت کے سرپھرے لوگوں کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ ایسی پاکٹوں کے پاس فوجی چوکیاں اگر بنانی ضروری سمجھی جائیں تو ان کو خاص ہدایت ہو۔ کہ وہ اقلیتوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیں۔ الا کام صرف اتنا ہو کہ نہ تو باہر سے ان پر کسی کو حملہ کرنے دیں۔ اور نہ ان کو اپنی حدود سے باہر مسلح ہو کر آنے جانے کی اجازت ہو۔

سوم۔ جو نقصانات اقلیتوں کو اب تک پہنچ چکا ہے۔ اس کی تلافی حملہ آوروں پر اجتماعی جرمانہ اور گورنمنٹ کے خزانہ سے کی جائے۔

چہارم ایسی پاکٹوں کے نزدیک فوجی چوکیوں میں مخلوط فوج رکھی جائے۔

پنجم اگر یہ مناسب نہ سمجھا جائے کہ پاکٹوں میں رہنے والوں کو مسلح رکھا جائے۔ تو کم از کم یہ کیا جائے۔ کہ ان کے حسب مرضی اور انہی لوگوں میں سے حفاظتی کوریں بنائی جائیں جن کو گورنمنٹ کی طرف سے فوج کی طرح پورا پورا مسلح کیا جائے۔ اور فوجی ٹریننگ دی جائے۔ یہ کوریں ان ہی سے مقرر کردہ افسروں کے ماتحت ہوں۔ جو فوج کے افسروں کے ساتھ مشورہ کر کے کام کریں۔

ششم۔ جتنی جلدی ممکن ہو رسل و رسائل اور آمد و رفت کے ذرائع کھول دیئے جائیں۔ اور لوگوں کی توجہ معمول کاروبار کے اجرا کی طرف مبذول کرانے کے لئے آہستہ آہستہ ایسی آسانیاں پیدا کی جائیں۔ کہ حالات اپنے معمول پر آجائیں

ہفتم۔ ایسے ضروری آرڈیننس جاری کئے جائیں جن کے رو سے ان مجرموں کو سزا دی جائے جو دوسروں کی فصلیں اور جائدادیں تباہ کریں۔

جو اخلاقی اور اقتصادی نقصانات ہوئے ہیں۔ ان کی طرف توجہ دلائی جائے۔

نہم۔ دونوں حکومتوں کے بڑے بڑے لیڈروں کو چاہیئے کہ اپنے بیانوں اور تقریروں کا لہجہ بالکل تبدیل کر دیں۔ اور سیاسی نکات کی بجائے اخلاقی باتوں پر زور دیں۔ بیانات گول مول الفاظ میں نہ ہوں۔ بلکہ دل سے نکلے ہوئے ہوں اور ایسے ہوں کہ جن سے مخالفین بھی مطمئن ہوں۔ اور اقلیتوں کی ڈھارس بندھانے والے ہوں۔ اپنی گورنمنٹ کی صفائی کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ اپنے اپنے لوگوں کے گناہوں کا صاف اعتراف کیا جائے۔ گزرے ہوئے تلخ واقعات نہ دہرائے جائیں۔ اخبارات کو خاص ہدایتیں دی جائیں۔ کہ وہ اپنا لہجہ تبدیل کر لیں۔ اور اس کے قیام میں مدد دیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اگر ان باتوں کو زیر نظر رکھ کر دونوں حکومتیں اپنے اپنے لائحہ عمل تیار کریں گی۔ تو ملک میں بہت جلد امن ہو جائے گا۔

## مشرقی پنجاب کے وزراء سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

جماعت احمدیہ کا ایک وفد جو جناب نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پر مشتمل تھا کل جالندھر میں مشرقی پنجاب کے وزراء اعظم اور ہوم منسٹر سے ملا۔ ان ملاقات کی غرض یہ تھی کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی حفاظت کے متعلق بات چیت کی جائے۔

وزراء نے وفد کو یقین دلایا کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس علاقہ سے نکال دیا جائے۔ جب ان سے یہ ذکر کیا گیا۔ کہ مقامی پولیس نے قادیان میں کرفیو لگا دیا ہے۔ اور تلاشیاں لے رہی ہے۔ تو وزراء نے جواب دیا۔ کہ کرفیو عارضی طور پر اس وجہ سے لگایا گیا تھا۔ کہ احمدیوں نے چار سکھ موضع مہار میں جو قادیان کے نزدیک ہے ہلاک کر دیئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جالندھر میں مشرقی پنجاب کی وزارت آج ہی شام کو اور ۲۶ ستمبر کو دہلی میں قادیان کے متعلق غور و خوض کرے گی

ہم اس جگہ یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیان کے نزدیک کوئی گاؤں مہار نامی نہیں ہے۔ اور نہ ہی احمدیوں نے کسی سکھ کو مارا ہے۔ قادیان سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ موضع کھارا پر جس میں احمدی آباد ہیں۔ اور جو قادیان سے بالکل قریب ہے۔ سکھوں نے حملہ کیا تھا۔ جس میں دونوں طرف سے گولی چلائی گئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں کچھ سکھ مارے گئے تھے اور کچھ احمدی زخمی ہوئے تھے۔ اگر وزراء کا اشارا اسی واقعہ کی طرف ہے۔ تو اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ قادیان کو گویا سزا اس لئے دی گئی ہے کہ اس کے ایک ملحقہ گاؤں نے حملہ آوروں کے مقابلہ میں خود حفاظتی کا حق استعمال کیا تھا۔

دوسرا واقعہ جس میں کچھ سکھ مارے گئے ہیں ایک کنوائے کے ساتھ پیش آیا جو فوج کی حفاظت میں آرہا تھا جس پر سکھوں نے حملہ کر دیا تھا۔ جب اسکاٹ والا سے چھٹے کو منتشر کرنے میں ناکام ہوئی۔ تو ناچار اسے گولی چلانا پڑی۔ جس میں چند سکھ مارے گئے۔ اگر اس واقعہ کی وجہ سے کرفیو لگایا گیا ہے۔ تو فوج کے فعل کی سزا قادیان کو دینا کسی طرح جائز نہیں۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات انجمن احمدیہ مرکزیہ پاکستان لاہور

## اقلیتوں کو نکال دینے کا سوال

سول ملٹری گزٹ اشاعت ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء میں نئی دہلی سے آمدہ اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی نے فیض آباد کے ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اس قضیہ سے میں کچھ تعلق واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ کہ انڈین یونین کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنی تمام مسلمان آبادی کو پاکستان کی طرف بھگا دے۔ جس طرح پاکستان کے مسلمان غیر مسلموں کو پاکستان سے بھگا رہے ہیں"

چاہے خیال میں یا تو گاندھی جی نے یہ بات ہی نہیں کہی۔ اور یا اگر کہی ہے تو محض فیض آباد کے ہندوؤں کے سوال کے جواب میں کہی ہے۔ جن کے خیال میں پاکستان والوں نے پہلے ایسا کیا۔ لیکن جس طرح سے یہ ساری خبر رپورٹ کی گئی ہے۔ اس سے غلط فہمی لگنے کا احتمال ہے۔ کہ خود گاندھی جی کا خیال بھی یہی ہے۔

یہ ممکن نہیں کہ گاندھی جی کو معلوم نہ ہو کہ ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## صبر جیسی کوئی چیز نہیں جس سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جائیں

"اس وقت تک صبر کرنا چاہیئے۔ جب تک خدا تعالےٰ خود آسمان سے کوئی صورت بہبودی پیدا کر دے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان اپنی کمزوری اور بے صبری سے آئے دن رحمت سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور وقت پر اپنی تمام باتیں پوری کر دیتا ہے۔ قادر ہے اللہ کریم ہے۔ میرے نزدیک ایک حد تک تلخی اٹھانا موجب برکات ہے۔ مگر یہ کام بڑے خوش قسمت انسانوں کا ہے جن کو خدا تعالےٰ پر بہت بھروسہ ہوتا ہے جو کبھی تھکتے نہیں۔ آخر خدا تعالےٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وظنوا انھم کذبوا۔ یعنی ہم نے نبیوں کو وعدہ مدد اور فتح کا دیا پھر مدت تک اس وعدہ کو التوا میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں نے خیال کیا کہ خدا نے جھوٹ بولا اور جھوٹا وعدہ دیا۔ اور اس کے کچھ آثار بھی ظاہر نہ ہوئے مگر آخر وقت پر وہ وعدہ پورا ہوا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس قدر یہ خوف کا مقام ہے کہ کچی طبیعت والوں پر یہ حالت بھی آجاتی ہے کہ وہ تھک کر خدا کے وعدے پر ظنی سے دیکھنے لگتے ہیں اور جھوٹ خیال کرتے ہیں نہایت خوش قسمت وہ شخص ہیں جن میں تھک جانے کا مادہ نہیں۔ مگر یا ان میں پیغمبروں کی روح ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو قسم دے کر گواہوں کے ساتھ یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔ مگر خدا کے وعدہ میں وہ شک نہ لائے اور جو بیس برس کے قریب مدت گزر گئی خدا کے وعدہ نے کچھ بھی ظہور نہ کیا۔ یہاں تک کہ گھر کے لوگ بھی یعقوب کو دیوانہ کہنے لگے۔ آخر خدا کا وعدہ سچا نکلا۔ غرض سب کچھ ان کر سکتا ہے۔ لیکن صادق مومنوں کی طرح صبر کرنا مشکل ہے۔ خاص کر بے ایمانی کی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے جس نے خدا کی طرف کو بے عزت کر دیا ہے۔ وہ اکثر دلوں سے زہریلا اثر دکھاتی ہے۔ آخر کمزور انسان تھک کر ان میں سے ایک ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے ..... وہ جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے۔ مومن کا خدا کیساتھ ایسا عہد ہوتا ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ تو وہ عہد قائم نہیں رہتا۔ پس صبر جیسی کوئی بھی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ راضی ہو جاتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ صفحہ ۴۰)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

# ضروری اعلان

مشرقی پنجاب سے بہت سے دوستوں نے نام لکھوائے تھے۔ مگر چونکہ ان کا موجودہ پتہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان کو تحریر کے ذریعہ سے بلا نہیں سکتے۔ تاکہ ان کے مستقبل کے متعلق مشورہ کر سکیں۔ اس لئے تمام ایسے دوست جو پہلے مشرقی پنجاب میں تھے۔ اور ان کے کاروبار تباہ ہو گئے ہیں۔ یا اپنی خاص صنعتوں کو چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں وہ مہربانی کر کے تفصیل سے اپنا پرانا پتہ اور نیا پتہ لکھ کر کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ پہلے کیا کام کرتے تھے۔ اگر کام میں لگ گئے ہوں۔ تب بھی دفتر میں اطلاع دیں تاکہ اس دفتر کو معلوم رہے۔ کہ کون سے دوست کس جگہ۔ کس کام پر لگے ہیں۔ تاکہ زیادہ منظم طور پر کام کیا جا سکے۔

چونکہ مشرقی پنجاب سے کافی لوگ آ رہے ہیں۔ یا عنقریب آ جائیں گے۔ ان کو فوری کام پر لگانے کے لئے امراء جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے ذی اثر احباب کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ان احباب سے گذارش ہے کہ ایسے مصیبت زدہ لوگوں سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی امداد کریں۔ اور ایسے تاجر جو شیخوپورہ۔ لائل پور ملتان سیالکوٹ وغیرہ وغیرہ علاقوں میں احمدی تاجروں کو امداد پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ہمارے دفتر کو فوری طور پر درستی خط و کتابت کے ذریعہ یا آدمی بھیج کر اطلاع دیں کہ کتنے دوستوں کو ان کے علاقہ میں بھجوایا جائے۔ تاکہ وہ جلدی کام پر لگ جائیں۔ اور بجائے جماعت پر بوجھ ہونے کے وہ جماعت کی آمد کو بڑھانے کا موجب ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ جو احمدی دوست جس جگہ بھی پاکستان میں ہوں۔ اور تاجروں کو پہچاننے کی ذرا بھی گنجائش محسوس کریں۔ وہ فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیں گے یہ نہایت اہم فرض ہے

۱۹۴۷ء ناظم تجارت

# مرکزی چندہ جات کے متعلق ضروری اعلان

183

## احباب زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کریں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و ہندوستان کے احمدیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ ناگزیر حالات کے پیش نظر سلسلہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ پر آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو سلسلہ کے کاموں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا تمام جماعت کے دوستوں اور عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے پوری تندہی اور درد کے ساتھ چندہ وصول کر کے مرکز لاہور میں جلد از جلد ارسال فرماویں۔ اگر منی آرڈر کے ذریعہ روپیہ بھیجنے کا انتظام ناقابل بخش ہو اور رقم بھی معقول ہو۔ تو صدر حلقہ یا سیکرٹری مال صاحبان خود لے کر مرکز لاہور میں داخل کرا جائیں یا اپنی ذمہ واری پر کسی دوسرے دوست کے ذریعہ روپیہ بھجوا دیویں۔ یا انسپکٹران بیت المال جمع شدہ چندہ جماعت ہائے یا خود وصول کریں۔ وہ خود لے کر مرکز میں پہنچیں یا پہنچائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق عہدہ داران جماعت ہائے کو کوشش کرنی چاہیئے کہ چندہ کی شرح میں جس قدر بھی اضافہ ہو سکے۔ کرائیں اور احباب جماعت کو موجودہ حالات کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ وقت سرگرمستی اور لاپروائی کا نہیں ہے۔ بلکہ ہر احمدی کے ایمان اور اخلاص کے امتحان کا وقت ہے۔ جو لوگ اس وقت بھی دین کو دنیا پر حقیقی معنوں میں مقدم نہیں کریں گے۔ وہ آئندہ آنے والے خدا تعالےٰ کے فضلوں کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ مشکلات دور ہو جائیں گی۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے صرف حسرت باقی رہ جائے گی۔

مزید برآں انسپکٹران بیت المال کو اپنے اپنے حلقہ جات کی طرف بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے عہدہ داران ان سے پورا تعاون فرمائیں گے۔ انسپکٹران کے حلقہ جات کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

(۱) سید محمد لطیف صاحب چیف انسپکٹر بیت المال

(۲) سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر حلقہ گجرات۔ جہلم

(۳) مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر حلقہ سیالکوٹ

(۴) چوہدری محمد طفیل صاحب انسپکٹر حلقہ سندھ۔ کوئٹہ بلوچستان

(۵) بابو فقیر اللہ صاحب۔ انسپکٹر حلقہ سرگودھا۔ گوجرانوالہ

(۶) ماسٹر غلام حسین صاحب انسپکٹر حلقہ۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ بہاولپور

(۷) سید اصغر حسین صاحب انسپکٹر حلقہ صوبہ سرحد۔

(۸) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر حلقہ شیخوپورہ۔ لائل پور

(ناظر بیت المال)

## مائیسور (مغربی افریقہ) کے ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں

### الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم مجاہد اسلام عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ لیگوس (نائجیریا) میں جماعت احمدیہ اور غیر احمدیین کے درمیان عرصہ سے چلا آیا اہم مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ہمارے حق میں ہو گیا ہے الحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ اسے جماعت کے لئے مبارک کرے

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ

الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ اسلام مغربی افریقہ پندرہ برس تک کامیابی کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب آپ کے خیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہستی باری تعالےٰ

کانٹا ہے ہر ایک جگر میں اٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھے جانا ہے ضرور

ہستی باری تعالےٰ کے متعلق خدا پرست علماء اور دہریوں کے مابین بحث و مباحثہ اور تبادلہ خیالات ہمیشہ اس رنگ میں ہوتا رہا ہے کہ خدا پرست علماء رب العزت کی ہستی کے متعلق دلائل دیتے رہے۔ اور دہریے گو فٹ۔ یا دیگر سماجی ان دلائل کو سہل وجوہ کے ساتھ رد کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر میرے خیال میں اس بحث کو ایک اور رنگ میں بھی چلایا جا سکتا ہے۔ جو ممکن ہے۔ کہ بعض سعید ارواح کے لئے مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو۔ وہ طریق یہ ہے کہ ہم دہریوں سے پوچھیں کہ خدا تعالےٰ کی موجودگی کا خیال دنیا میں پیدا کس طرح ہو گیا۔ خواہ کہ وہ ایک دور از از قیاس ہستی ہے جو ناممکن ہے اور پھر اس کے ساتھ بے شمار صفات کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔ اور پھر یہ بھی یقین کر لیا گیا۔ کہ خداوند عالمین کی جملہ صفات دنیا کے ذرہ ذرہ پر وارد بھی ہو رہی ہیں۔ یہ تو فرض محال کے طور پر ہو سکتا ہے۔ کہ محض وہمی طور پر کسی بالا ہستی کو مان لیا جائے۔ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس وہم کے ساتھ اس قدر صفات اس میں بھی خواہ مخواہ چسپاں جائیں آخر یہ عظیم الشان وہم کب اور کس طرح دنیا میں پیدا ہوا۔ کب ایسا وقت دنیا پر آیا جبکہ دنیا مجبور ہو گئی کہ وہ کسی بالا ہستی کو مان لے جس کا بقول آپ کے نہ اشر ہے نہ وجود۔ نہ شکل ہے نہ صورت۔ یہ کس قدر حیران کن بات ہے کہ کو بغیر کسی معقول وجہ کے اور بغیر کسی یقینی علم کے یونہی خواہ مخواہ دنیا اس وہم کا شکار ہو گئی اور پھر اس وہم کے ساتھ توہمات کا ایک انبار اپنے سر پر اٹھا لیا۔ کہ ایک خدا ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اور موت و حیات کی تاریں اسی کے ہاتھ میں ہیں اسی کے حکم سے انسان سربلند ہوتا اور اسی کی ناراضگی سے انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھر اس سے بھی عجیب تر بات یہ کہ اس وہم کے لئے اور ایک دھوکا کے لئے لاکھوں قیمتی جانیں قربان ہوتی رہیں۔ آخر دنیا اس قدر پاگل کیوں ہو گئی کہ ایک وہم اور خیال کے لئے قیمتی سے قیمتی چیز قربان کر دی گئی کہ جس کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں کیا ایسے وہم کی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ کسی وہمی عقیدہ کے

حلقہ ہے ہر اک گوش میں اٹکا تیرا
بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

کے لئے بڑی بڑی عظیم الشان ہستیاں قربان ہوئی ہوں۔ جو دنیا کا تختہ تھیں۔ کس قدر حیران کن بات ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے راست باز انسانوں نے اور بڑے بڑے اہل علم انسانوں نے اور بڑے بڑے سائنسدانوں نے اور حکماء نے بغیر کسی دلیل اور حجت کے اور بغیر کسی معجزہ یا نشان کے ایک ورا الورا ہستی کو کس طرح یونہی تسلیم کر لیا۔ کیا انسانی فطرت جو اس قدر حریت پسند ہے۔ کہ بڑے سے بڑے نشان اور معجزہ سے بھی منہ پھیر لیا کرتی ہے اور وہ کسی قاطع و برہان ساطع میں سے بھی کوئی نہ کوئی فرار کا راستہ نکال لیا کرتی ہے۔ جس نے اپنے عقیدہ اور طبیعت کی خاطر خدا کے فرستادوں کو قتل کر دیا۔ کیا ایسی حریت پسند اور آزاد فطرت ہستی کے متعلق یہ وہم ہو سکتا ہے کہ وہ بغیر کسی زبردست برہان کے اور بغیر کسی یقینی علم کے یونہی وہمی طور پر کسی بالا ہستی پر ایمان لے آئے گی بے شمار خوش فہمیوں اور خوش اعتقادیوں نے دنیا میں بڑے بڑے گل کھلائے ہیں مگر آخر کسی بنیاد پر ہی عمارت کھڑی کیجاتی ہے۔ تا نہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہستی باری تعالےٰ کا عقیدہ اور اس پر اس قدر پختہ ایمان محض وہم ہی وہم اور دھوکا ہی دھوکا ہو۔ اس قادر ذوالجلال کی جملہ صفات جو ہر آن دنیا پر وارد ہو رہی ہیں۔ اور ہر ذی روح جو ہر دم اس کی ربوبیت کے پرتو کے نیچے ہے اور ہر جاندار کسی مصیبت کے وقت اپنی گردن آسمان کی طرف اٹھاتا ہے وہ وہ زبان حال یا زبان قال سے اس پروردگار کنندہ کو پکارتا ہے۔ یہ محض وہم اور خیال ہے؟ اور اگر یہی خیال درست ہے تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سب کائنات و مافیہا سب وہم ہی وہم ہے۔ نہ کوئی زمین ہے نہ آسمان ہے اور اگر کہا جائے کہ یہ سب کچھ تو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس کا انکار کیوں کر ہو سکتا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ زمین و آسمان کے نظارہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہمیں خداوند عالمین کی شان نظر آ رہی ہے اور تمام خدا کے فرستادوں کو وہ نور از تو نظر ہی نہیں آیا۔ بلکہ انہوں نے اس نور کو دنیا کے ذرہ ذرہ میں دیکھا۔ اور اس کی کلام پاک کو سنا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو قلم کے رنگ میں بیان فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء انوار کا
جس سے روشن ہو رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اس بہار حسن کا دیں ہمارے جوش ہے
امت کر و کچھ ذکر میرے ترک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی عالم ہے تیرے دیدار کا
نیچر اور خورشید میں جو تیری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے یہ پیچ اس عقدہ دشوار کا
خوبرو تو ہیں بلاشبہ ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ ارتری گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
میں تری پیاری نگاہیں دلبرا کاٹ تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا اہم اغیار کا
تیرے مٹنے کے لئے ہم مر گئے ہیں تا تک میں
ہو گیا ان ہو کچھ عجب کے نازہ کار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جان گھٹتی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں اے جلدی خبر
جوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں دار کا

(از محمد حسن بی اسرائیل لاہور)

(بقیہ صفحہ ۳)

مشرقی پنجاب میں ۳ جون کے اعلان کے تھوڑے عرصے بعد ہی یہ خطرناک کام شروع ہو گیا تھا۔ اور مشرقی جالندھر کے بہت سے شہروں۔ دیہات اور قصبات میں اور امرتسر اور دیگر اضلاع میں جو ۳ جون والی تجویز کے مطابق مشرقی پنجاب میں آنے والے تھے مسلمانوں کے خلاف کارروائی شروع ہو گئی تھی مغربی پنجاب میں جو کچھ ہوا۔

بہرحال مشرقی پنجاب کے بعد ہی ہوا تھا چونکہ گورداسپور کے متعلق ۱۷ اگست سے پہلے شبہ تھا۔ اس لئے وہاں ۱۷ اگست کے بعد بدامنی پھیلنی شروع ہوئی۔

ان واقعات کے پیش نظر فیض آباد کے ہندوؤں کو ہندوستان سے اسطرح نکال دینا چاہئے۔ جس طرح مسلمان غیر مسلموں کو پاکستان سے نکال رہے ہیں غلط ہے مثال سرحدی صوبہ میں جو کچھ ہوا تھا وہ پاکستان بننے سے بہت پہلے کے واقعات ہیں۔ ان کا موجودہ واقعات سے کوئی تعلق نہیں۔

گاندھی جی نے یہ درست فرمایا کہ "اگر ہندوستان سے مسلمانوں کو اس خیال سے نکالا جائے کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو پاکستان سے نکال رہے ہیں۔ کسی طرح مستحسن نہیں۔ کیوں کہ دو برائیاں مل کر ایک نیکی نہیں بن سکتیں"

جو قیامت پنجاب پر آئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ یہ فیصلہ کرنے میں اب وقت ضائع کیا جائے۔ کہ پہلے یہ کام کس نے شروع کیا۔ کس نے بعد میں شروع کیا۔ ہر حال اس وقت ہندوستان اور پاکستان دونوں کا فرض ہے کہ فوراً اس کو بند کر دیا جائے تاکہ دونوں حکومتیں مل کے تعمیری کام میں جو نہایت اہم و وسیع پیمانہ پر کام ہے مصروف ہوں

## ضرورت ہے

فوراً ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو فوج سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمر ۲۵ سے ۳۰ سال ہو تو اچھا ہے۔ ایسے سپاہی ہونے چاہئیں جنہوں نے لڑنے والے سپاہیوں کے طور پر کام کیا ہو۔ یا عہدہ دار خصوصاً لیفٹیننٹ یا کیپٹن کے طور پر کام کیا ہو ایسے اصحاب فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں مفت خدمت نہ لی جائے گی۔ بلکہ گذارہ ماہوار دیا جائے گا۔ سب امور خط و کتابت سے طے ہوں گے

ایم معرفت مینیجر الفضل

1811
Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ممتاز شاہنواز کا بیان

## مسلم خواتین سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونے کی اپیل

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پنجاب وومینز مسلم لیگ کے نمائندوں کا ایک اجلاس گورنمنٹ ہاؤس میں زیر صدارت بیگم لیاقت علی خاں منعقد ہوا جس میں ایک کوارڈینیٹنگ کمیٹی قائم کی گئی جو غیر سرکاری شاورتی کمیٹی کی حیثیت سے کام کریگی گورنر پنجاب کی بقیمتی مس میکوئین کو اس کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔ امرتسر، انبالہ، ہوشیارپور اور لودھیانہ کے علاوہ مغربی پنجاب کے نمائندوں نے اس اجلاس میں شرکت کی سب سے پہلے وہ رپورٹ پیش کی گئی۔ جو ریلیف کے کام سے متعلق تھی۔ بیگم لیاقت علی خاں اس رپورٹ سے بڑی متاثر ہوئیں اور انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ مسلم خواتین نے جو بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں وہ بہت ہی حوصلہ افزا ہیں اور یہ توقع بندھ گئی ہے کہ موجودہ مرحلہ سے مسلم قوم اور پاکستان کامران و کامیاب نکلیں گے

اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہر ضلع میں وومینز مسلم لیگ کے زیر اہتمام وومینز ریلیف آرگنائزیشن قائم کی جائیگی جس کا نام پاکستان والنٹیرز سروس وومینز سیکشن ہوگا۔ اس آرگنائزیشن میں ریڈ کراس ڈبلیو وی ایس۔ وائی ڈبلیو سی اے اور گرلز گائیڈ کی ایک ایک نمائندہ ہوگی۔ ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹیوں کی ایک سب کمیٹی ہوگی۔ اور ہر برانچ پناہ گزینوں کے مختلف مسائل کے حل میں دکام کا ہاتھ بٹائے گی۔

مس ممتاز شاہنواز جو پاکستان والنٹیرز سروس کی آرگنائزر ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں مسلم خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے اس میں شریک ہوں۔

# ریل گاڑیوں میں ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے افسروں پر حملے

## بیاس کے قریب پناہ گزینوں کی ریل گاڑی پر حملہ کی مکمل تفصیل

راولپنڈی ۲۲ ستمبر۔ پاکستانی فوج کے صدر مقام سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے افسروں اور ان کے کنبوں کے لئے جو دو سپیشل ریل گاڑیاں آرہی تھیں ان پر ۱۹ اور ۲۰ ستمبر کی درمیانی رات کو مسلح سکھ جتھوں نے حملہ کر دیا۔ پہلی ریل گاڑی پر حملہ سرہند شریف کے قریب ہوا دوسری ٹرین ہربیاس کے پل کے قریب گولیاں چلائی گئیں۔ اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ۲۰ ستمبر کو دو ریل گاڑیوں پر جن میں ہندو اور سکھ پناہ گزین تھے۔ حملہ کیا گیا۔ حملہ مغلپورہ اور ہوشیارپور کے قریب کیا گیا۔ لاہور سے فوج بھیجی گئی جس نے ان ریل گاڑیوں کی حفاظت کی اور موخر الذکر گاڑی کو واپس مغلپورہ لے آئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان حملوں میں کس قدر افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔

مغربی پنجاب کی حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل رات دہلی سے جو ریل گاڑی لاہور پہنچی۔ اس میں ۹ لاشیں اور متعدد زخمی تھے۔ اس ریل گاڑی پر لدھیانہ کے قریب حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد دہلی سے مسلم پناہ گزینوں کو لے کر ایک اور ریل گاڑی لاہور پہنچی جس پر بیاس کے قریب سکھوں نے حملہ کیا تھا۔ اس ریل گاڑی میں ۹ لاشیں پہنچیں پورا تاری گئیں۔ اس ٹرین کے بعد ایک فوجی ریل گاڑی آئی جس میں ۴ لاشیں تھیں۔ جو بیاس سے لائی گئیں۔ ان المناک واقعات نے مسلمانوں میں ہیجان اور غم و غصہ کی لہر دوڑا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغلپورہ کے قریب ایک غیر مسلم پناہ گزینوں کی گاڑی پر حملہ کر دیا گیا۔

لاہور والٹن سکول کے قریب بھی ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ غیر مسلم پناہ گزینوں کی ایک ٹرین جا رہی تھی کہ کسی پناہ گزین نے مسلمان پناہ گزینوں پر ایک فائر کیا۔ اس کے جواب میں مسلمانوں نے بھی فائر کیا۔ طرفین کا ایک ایک آدمی شدید زخمی ہوا۔

# حکومت پاکستان تمام معاملہ کسی غیر جانبدار تنظیم کے سامنے پیش کرنے کو تیار ہے

کراچی ۲۲ ستمبر آج شام یہ سرکاری اعلان جاری ہوا ہے:۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے نیویارک میں جو بیان دیا۔ اس کے جواب میں ہندوستانی حکومت نے حکومت پاکستان کے خلاف الزامات عائد کر کے نہایت افسوسناک رویہ اختیار کیا ہے حکومت پاکستان ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔ لیکن وہ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں کی بدامنی کے سلسلہ میں سکھوں اور ہندوستانی حکومت پر الزام تراشی کا معاملہ انداز میں موضوع بحث بنانا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اس طرح موجودہ کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ اور حالات زیادہ خطرناک ہو جائیں گے۔ حکومت پاکستان اس امر کے لئے بخوشی تیار ہے۔ کہ مذکورہ بالا مسئلہ باقاعدہ تحقیقات کے لئے کسی غیر جانبدار ٹریبونل کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور اسے یقین ہے کہ اس ٹریبونل کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوگا۔

# سکھوں کا قافلہ امن و امان سے مشرقی پنجاب میں پہنچ گیا

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان آرمی ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی سے ایک پریس کمیونک جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد میں ہر جگہ صورت حال عام طور پر بہتر ہو رہی ہے کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ کراچی اور کوئٹہ میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ مغربی پنجاب سے غیر مسلموں کا تخلیہ جاری ہے۔ ہندو اور سکھوں کے بہت بڑے قافلے جو لائلپور اور منٹگمری صاحب سے آرہے تھے۔ دس ہزار سے زیادہ چھکڑوں تین ہزار موٹریوں چھ سو سے زائد سائیکلوں اور پچاسی ٹانگوں کے ساتھ بٹوکی ہیڈ کو عبور کر گئے۔ ان کی نقل و حرکت پر امن اور منظم طریقہ پر ہو رہی تھی۔ سڑک کے دونوں طرف دو دو میل تک کرفیو لگا دیا گیا تھا۔

**لندن** ۲۲ ستمبر۔ اسٹری میں آرتھر رینک کا فلمی ادارہ۔۔۔۔ مذہبی فلموں کے لئے غیر تجارتی اصولوں پر ایک فلم سٹوڈیو تیار کر رہے ہے۔ ستر ہزار پونڈ کی مالیت کا سامان صرف کیا جا چکا ہے۔ اس سٹوڈیو کو دنیا بھر کی ہر ایک مذہبی جماعت استعمال کر سکتی ہے۔

# ٹرینوں میں کمی کی وجہ سے

## حکومت ہند کی طرف سے ڈاک کی سروس معطل

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ پناہ گزینوں کو لانے اور لے جانے کی خاطر مشرقی پنجاب میں دہلی اور لاہور اور دہلی اور بی بی اینڈ سی آئی لائن پر دہلی اور ریواڑی کے درمیان مسافر گاڑیوں کے عارضی تعطل کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ڈاک کی سروس بھی بعد وہ کر دی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

۱۔ پارسلوں، بیمہ شدہ اشیاء ویلیو پی کی اشیاء منی آرڈر اور بیکٹ کی بکنگ مشرقی پنجاب سے اور تمام ہندوستان سے مشرقی پنجاب کے لئے فوراً بند کر دی گئی ہے

۲۔ دہلی اور امرتسر کے درمیان روزانہ ہوائی ڈاک کی آمد و رفت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل اوقات پر چلے گی۔

روانگی دہلی ۔۔۔۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح
آمد امرتسر ۔۔۔۔ ساڑھے دس بجے
روانگی امرتسر ۔۔۔۔ ڈھائی بجے دوپہر
آمد دہلی ۔۔۔۔ ساڑھے چار بجے شام

تمام غیر رجسٹری ڈاک جس پر ہوائی ڈاک کے اضافی ٹکٹ لگے ہوں گے امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع کے لئے اس ہوائی سروس کے ذریعہ پہنچائے جائیں گے۔

مشرقی پنجاب کے باقی حصوں میں غیر رجسٹرڈ کی چیزوں کی تقسیم کے لئے انتظامات کیے جا رہے ہیں کہ دہلی اور امرتسر کے درمیان چلنے والی ایک ٹرین میں ڈاک بھی بھیجی جا سکے ؛

# یوپی میں فسادات

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ یوپی میں ڈیرہ دون کی صورت حالات کل بعد دوپہر سے روبہ اصلاح ہے۔ مسوری میں چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ میرٹھ میں ایک مسلم گاؤں پر حملہ کے سلسلہ میں گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ ایک اور گاؤں پر بھی حملہ ہوا۔ پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے متھرا سے نو اغوا شدہ عورتوں اور تین بچوں کو نوح نے ایک گاؤں سے برآمد کیا۔ بلند شہر میں موضع پل کھنہ میں لوٹ مار اور آتشزدگی کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ پولیس نے ۲۴ افراد کو گرفتار کر لیا۔ تعزیری جرمانہ بھی نافذ کر دیا گیا ہے

ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ لودھیانہ کے جنوب مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر جس پر بیل گاڑی پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں ۱۹ افراد ہلاک اور ۳۲ مجروح ہوئے۔ چالیس افراد عدم پتہ ہیں۔

# نئی دہلی کے شمال میں نہایت خوفناک دھماکہ

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ نئی دہلی کے شمال میں پچھلے دنوں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد تمام فضا دھوئیں کے بادلوں سے سیاہ ہو گئی۔ جہاں سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ اس کا پتہ لگانے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک جگہ جہاں مٹی کے تیل کے کنستر اور تارکول کے پیپے پڑے ہوئے تھے۔ وہاں کسی نامعلوم وجہ سے دھماکہ ہو گیا جن لوگوں نے یہ واقعہ دیکھا۔ ان کا کہنا ہے کہ تیل کے کنستر اور تارکول کے پیپے اس طرح فضا میں اڑ گئے جیسے پٹاخے ہوں۔ آگ بجھانے والے دو انجن اور دو فوجی انجن دو گھنٹوں تک آگ پر قابو پانے میں مصروف رہے اور نہایت محنت کے بعد انہوں نے آگ پر قابو پا لیا۔

آگ کے شعلے ایک گھنٹہ تک جاری رہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ دھماکہ کی وجہ کیا تھی۔

## ہندوستانی حکومت کے فوجی مبصر کے بیان کی تردید

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر پبلسٹی نے آج ایک مفصل بیان میں پاکستان کے خلاف ہندوستانی حکومت کے فوجی ترجمان کے بیان کی سختی کے ساتھ تردید کی ہے اور اس امر پر سخت اظہار افسوس کیا ہے کہ ایسی غلط بیانیوں کے ذریعہ اس کھلم کھلا طریق کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ جو دونوں آبادیات اور مغربی و مشرقی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان ہوا تھا۔

پونا ۲۲ ستمبر۔ بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں سپیکر نے اعلان کیا کہ مسٹر چندر یگر کے استعفا سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسٹر اے۔ کے خاں لیڈر حزب مخالف کی طرف سے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں چونکہ ان کے مقابلہ پر کوئی نہیں تھا۔ اس لئے آپ بلا مقابلہ منتخب قرار دیئے گئے۔

## انگریز عورتوں اور مردوں اور بچوں کو ہندوستان سے نکالنے کا مطالبہ

لندن ۲۳ ستمبر۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ لوگ جو ہندوستان اور پاکستان کو انتقال اختیارات کے وقت سرکاری حلقوں کے بہت ہی قریب تھے۔ انہوں نے اخبارات میں خاص مراسلے شائع کئے ہیں جن میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ تمام انگریز عورتوں مردوں اور بچوں کو فوراً ہندوستان سے نکال لیا جائے۔" ۱۹ ستمبر ۱۹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حکومت برطانیہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ انگریز عورتوں اور مردوں اور بچوں کا ہندوستان جانا بند کردے اور اس وقت تک کوئی انگریز ہندوستان نہ جائے جب تک حالات سدھر نہیں جاتے۔ اس کے علاوہ بحری بیڑے کے جہاز ہندوستان بھیجے جائیں۔ جو وہاں سے برطانوی بچوں عورتوں اور مردوں کو فوراً نکالیں۔

## اگر موجودہ حالات جاری رہے تو ہندوستان آزادی

## سوشلسٹ لیڈر کی اپیل امن

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ایک بیان میں ہر شریف، فہمیدہ اور نوجی سے اپیل کی ہے کہ وہ بدامنی کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دہلی سے مسلمانوں کو نکلنے پر مجبور کرنا ہندوستان کے لئے ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا پیش خیمہ ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو ہندوستان غیر ملکی غلامی میں چلا جائیگا اور لوگ قحط سے ہلاک ہو جائیں گے ہندوستان کے لوگوں کو یہ حلف اٹھانا چاہیئے کہ وہ پاکستان کے خلاف اپنی تمام کوششیں صرف کرنے کی بجائے مسلمانوں کا تحفظ کریں گے پاکستان اور ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دو ریاستوں کے علیحدہ علیحدہ باشندے ہیں نہ آپ دہلی کے ہندوؤں سے ہلکا اپیل کی کہ وہ امن قائم کریں۔

## انتقامی کارروائی کو ختم کرنے کیلئے موثر کارروائی کی ضرورت

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ سابق صدر کانگرس اور ہندوستان کے موجودہ وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان میں یہ اپیل کی ہے کہ ایک صوبہ کا رد مغربی پنجاب، سندھ اور صوبہ سرحد میں امن کے مشن پر روانہ ہوں۔ اس طرح ایک صوبہ کا رد شرقی پنجاب اور یوپی کے مغربی اضلاع کا دورہ کریں۔ مولانا آزاد نے کہا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مساوات سے جذبات میں جو تلخی پیدا ہو چکی ہے اسے قابو میں لانے کے لئے مناسب اقدامات پر غور و خوض کیا جائے۔ اس امر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ حالیہ سانحات کا ذمہ دار ایک طرفہ پراپیگنڈا ہے مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے واقعات کے سلسلہ میں جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس کی داستانیں ایک عام ہندو اور سکھ کو مشتعل کر رہی ہیں اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کے ہم مذہب مشرقی پنجاب اور دہلی میں کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بعینہٖ یہی حال دہلی اور مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے ظلم و ستم کے ردعمل کا ہے

## امریکہ اور برطانیہ کو عرب ریاستوں کا شدید انتباہ

بغداد ۲۳ ستمبر۔ حکومت عراق نے برطانوی اور امریکی سفیر کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے جس میں انتباہ کیا ہے کہ اگر استعماری اقوام نے فلسطین پر زور دیا۔ تو حکومت عراق اور دوسری عرب ریاستیں فلسطین کی آزادی کے لئے صف آرا ہو جائیں گی۔ اور آخری دم تک لڑیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام عرب ریاستوں کی طرف سے برطانیہ اور امریکہ کو اس قسم کے نوٹ ارسال کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۳ ستمبر۔ یوپی میں اس وقت کرتی ۱۰ ہزار مسلم پناہ گزین موجود ہیں۔ جن میں سے پچاس ہزار کے قریب مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ باقی پناہ گزین پڑوسی ریاستوں سے آئے ہیں۔ حکومت یوپی ان کے تخلیہ کے انتظامات کر رہی ہے۔ پیسوں ایک گاڑی پاکستان روانہ ہو گئی جس میں پانچ ہزار مسلمان پناہ گزین تھے ان میں وہ پاکستانی افسر بھی ہیں جنہوں نے اپنی خدمات حکومت پاکستان کے حوالہ کی ہیں

## رواداری کے جذبے کی ضرورت۔ گاندھی جی کی تقریر

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ گاندھی جی نے آج اپنی پرارتھنا کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا میں حیران ہوں کہ رواداری کا جذبہ کہاں غائب ہو گیا ہے صدیوں کے ہندو مسلم اتحاد کے ذریعے سے جو ہمدردی قائم ہوئی تھی۔ آج وہ ناپید ہو رہی ہے اور لوگ اپنی سیاسی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گاندھی جی نے اپیل کی کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔

## اتحادی اقوام کے نمائندوں کو بلانے کی تجویز

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان گورنمنٹ سے تعلق رکھنے والے ایک ذمہ دار لیڈر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے مشترکہ طور پر اتحادی اقوام کی تنظیم سے درخواست کریں کہ وہ دونوں ملکوں کی فرقہ وارانہ صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے غیر جانبدار نمائندے بھیجے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان نمائندوں کو کسی حکومت کے کام میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ کیونکہ دونوں حکومتوں کے حکام خود چوکنے اور ہوشیار ہو جائیں گے اور دنیا میں اپنی رسوائی اور بدنامی کے خوف سے خود ہی اپنی اصلاح کریں گے

## تبادلۂ آبادی کی موجودہ رو کو روکنے کی ضرورت

### مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان کی تقریر

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے ایک بیان دیتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اپنے علاقوں کے باشندوں کو وہیں بسانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ صرف اسی طریق سے موجودہ افسوسناک صورت کو دور کیا جا سکتا ہے

آپ نے کہا گاندھی جی کھلے الفاظ میں تبادلہ آبادی کی تجویز کی مذمت کر چکے ہیں۔ اسی طرح دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم بھی یقین دلا چکے ہیں کہ وہ آبادی کا تبادلہ نہیں چاہتے۔ اس صورت میں موجودہ بدامنی کو دور کرنے کی خواہش رکھنے والے تمام لوگوں کو سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ تبادلہ آبادی کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔ تبادلہ آبادی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے غیر مسلم ہندوستان میں اور ہندوستان کے مسلمان پاکستان میں ہیں اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں۔ تبادلہ کے موجودہ رجحان کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب خائف مسلمانوں کو ہندوستان ہی میں ان کے گھروں میں اور پاکستان کے غیر مسلموں کو پاکستان میں ہی بسانے کا انتظام کیا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص خاص علاقوں سے کام کی ابتدا کی جا سکتی ہے راجہ غضنفر علی خاں نے گاندھی جی اور مسلم لیگ دونوں سے اپیل کی کہ وہ پہلے دل سے تبادلہ آبادی کی رو کو روکنے کی کوشش کریں حالات اتنے خطرناک ہیں کہ انہیں روکنے کی غرض سے عملی تدابیر اختیار کرنے میں قطعاً تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر موجودہ حالات قائم رہے تو ہندوستان اور پاکستان دونوں کے سیاسی اور اقتصادی نظام کو زبردست دھکا لگے گا۔

## حکومت سندھ کا نیا آرڈیننس

کراچی ۲۲ ستمبر۔ حکومت سندھ نے لوگوں کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے اس کی رو سے چھرا مارنے والے شخص کو عمر قید یا موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ نیز جن دیہات نے بدامنی پھیلانے میں حصہ لیا ہے ان پر اجتماعی جرمانے کئے جائیں گے۔

## جودھ پور میں مسلمان پناہ گزین

کراچی ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جودھ پور کے علاقہ میں اس وقت ہزاروں مسلمان پناہ گزین جمع ہیں جس حکومت پاکستان نے حکومت ہند پر زور دیا ہے کہ وہ ان مسلمانوں کو پاکستان میں محفوظ طریق سے پہنچانے کا انتظام کرے۔

## گورنر مغربی پنجاب قصور میں

لاہور ۲۲ ستمبر۔ گورنر مغربی پنجاب اپنی دونوں صاحبزادیوں کی معیت میں قصور گئے اور اہل نے پناہ گزینوں کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah